128256 ـ يوم عاشوراء يا يوم عرفہ اور قضاء رمضان كو جمع كرنا

سوال

كيا يہ ممكن ہے كہ سنت روزے رمضان كى قضاء كى نيت سے ركھے جائيں، اور اسى طرح نفلى روزے مثلا يوم عاشوراء كا روزہ رمضان كى قضاء كى نيت سے ركھا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم كے ہاں يہ مسئلہ عبادات ميں شركت يا تداخل كے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس كى بہت سارى صورتيں ہيں جن ميں يہ صورت بھى شامل ہے كہ واجب اور مستحب كو ايك ہى نيت ميں جمع كيا جائے، چنانچہ جس نے مستحب روزے كى نيت كى تو وہ روزہ واجب اور فرض روزے سے كافى نہيں ہوگا، لہذا جس نے عاشوراء كى نيت سے روزہ ركھا تو يہ قضاء رمضان كے روزے ميں كافى نہيں ہوگا.

اور جس نے رمضان كے قضاء كے روزے كى نيت سے روزہ ركھا اور يہ عاشوراء والے دن ركھے تو يہ قضاء رمضان كا روزہ تو صحيح ہوگا، ليكن اسے عاشوراء كا روزہ نہيں كہا جائيگا، بعض اہل علم كے ہاں يہ اميد ركھى جا سكتى ہے كہ اس سے عاشوراء كے روزے كا بھى ثواب حاصل ہوگا.

الرملى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر وہ شوال ميں قضاء رمضان يا پھر نذر وغيرہ كے روزے ركھے، يا اسى طرح يوم عاشورا ميں ت واسے اس كے نفلى روزے كا بھى ثواب حاصل ہوگا، جيسا كہ والد رحمہ اللہ نے بارزى اور اصفوانى اور الناشرى اور فقيہ على بن صالح الحضرمى وغيرہ كے متابعت كرتے ہوئے فتوى ديا ہے.

ليكن اس سے وہ كامل اور مطلوبہ ثواب حاصل نہيں ہوگا جو اكيلا عاشوراء كا روزہ ركھنے كا ثواب ہے، خاص كر جب رمضا المبارك كے روزے رہتے ہوں اور وہ شوال ميں روزے ركھے " انتہى

ديكھيں: نہاية المحتاج (3 / 208).

اور مغنى المتحاج (2 / 184) اور حواشى تحفۃ المتحاج (3 / 457) ميں بھى اسى طرح درج ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کی قضاء بھی ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ اس دن قضاء رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہے تو اسے دونوں اجر یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کے ساتھ قضائے رمضان کے روزے کا بھی اجر ملےگا.

یہ تو صرف نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک گے سا تھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے تو رمضان المبارک کے ساتھ مرتبط ہیں اور یہ رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد ہی ہونگے.

اس لیے اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضاء سے قبل ہی شوال کے روزے رکھتا ہے تو اسے شوال کے چھ روزوں کا اجر حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے "

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو اسے تو رمضان کے سارے روزے رکھنے والا شمار ہی نہیں کیا جائیگا، حتی کہ وہ رمضان کے روزے مکمل کر لے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الصیام (438).

اس لیے انسان کو اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کی ادائیگی کرنے میں جلدی کرنے چاہیے، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے اولی ہیں، لیکن اگر اس کے لیے وقت تنگ ہو اور وہ قضاء کے سارے روزے نہ رکھ سکے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضاء کے سارے روزے رکھےگا تو ایك فضیلت والے دن کے روزے کا اجروثواب حاصل نہیں کر سکےگا مثلا یوم عاشوراء یا یوم عرفہ تو وہ اس دن قضاء کی نیت سے روزہ رکھ لے، امید ہے کہ اسے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا اجروثواب بھی حاصل کر سکےگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم تو بہت وسیع ہے.

واللہ اعلم .